11277-اللہ تعالی کے نام "الظاہر" اور "الباطن" کا معنی

سوال

کیا یہ ممکن ہے کہ آپ ہمارے لئے اللہ تعالی کے نام ، الباطن ، اور الظاہر کے معنی کی تشریح کریں ؟

پسندیدہ جواب

ان دونوں ناموں کی تفسیر ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت کردہ حدیث میں بیان کی گئ ہے ، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اے اللہ توظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ، اور تو باطن ہے تیرے پرے کوئی چیز نہیں) صحیح مسلم ۔

توظاہر کی تفسیر ظہور بمعنی علو کی ہے ، تو اللہ تعالی ہر چیز سے بلند ہے ، اور بعض نے اس کی تفسیر ظہور بمعنی بروز کی ہے ، تو وہ ہے جو عقلوں کے لئے اپنے دلائل اور اپنے وجود کے براھین اور وحدانیت کے دلائل ساتھ ظاہر ہے ، تو وہ اس پر دلالت کرنے والے دلائل کے ساتھ ظاہر ہے ، اور اس کے افعال اس کی معرفت وعلم کی طرف لے جاتے ہیں ، تو وہ ظاہر ہے عقل ودلائل کے ساتھ اس کا ادراک ہوتا ہے ، اور باطن ہے اس لئے کہ وہ غیر مشاہد ہے دنیا میں سب اشیاء کی طرح اس کا مشاہدہ نہیں ہوسکتا اللہ تعالی اس سے بلند وبالا ہے ۔

اور اللہ تعالی اپنی حکمت اور پیدا کرنے اور اپنی مصنوعات کے ساتھ ظاہر ہے اور ان سب نعمتوں کے ساتھ جو کہ اس نے کی ہیں انہیں اس کے علاوہ کوئی نہیں دیکھ سکتا ، اور باطن ہے اور اپنی صفات کی کیفیات کے لحاظ سے وہ عقول والوں سے پردہ میں ہے ۔

اور بعض علماء کی طرف یہ منسوب ہے کہ انہوں نے باطن کی تفسیر قریب کی ہے ، ان کا قول ہے کہ : وہ عرش پر ہوتے ہوئے بھی اپنے علم اور قدرت کے اعتبار سے ہر چیز سے قریب ہے ۔

اور باطن کی تفسیر باطنی امور کے ساتھ بھی کی گئ ہے ، تو وہ باطن کو جاننے والا اور ایسے ہی وہ ظاہر کو بھی جاننے والا ہے ، امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے : یحی-جو کہ فراء ہیں-وہ کہتے ہیں کہ وہ علم کے لحاظ سے ہر چیز پر ظاہر ہے اور علم کے لحاظ سے ہر چیز پر باطن ہے ۔

اور بعض نے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ : وہ حواس کے ساتھ غیر مدرک ہے جیسا کہ اشیاء مخلوقہ کا حواس کے ساتھ ادراک ہوسکتا ہے ۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ : وہ مخلوق کی آنکھوں اور اوھام سے چھپا ہوا ہے ، تو کوئی آنکھ اس کا ادراک نہیں کرسکتی اور نہ ہی کوئی وھم اس کا احاطہ کرسکتا ہے ۔

تو باوجود اس کے کہ یہ سب معانی اور تفاسیر صحیح ہیں لیکن اولی اور بہتر یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر کا التزام کیا جائے وہ سب سے بہتر ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق میں سے اللہ تعالی کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں ۔

ابن جریر رحمہ اللہ کا قول ہے کہ : وہ اپنے علاوہ ہر چیز پر ظاہر ہے ، اور وہ ہر چیز پر بلند وبالا ہے کوئی چیز بھی اس سے بلند نہیں ، تو رہ ہر چیز کے باطن کو جانتا ہے تو کوئی چیز بھی کسی کے اس سے زیادہ قریب کوئی نہیں ۔

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے یہ ذکر کیا ہے کہ : جس نے بھی اللہ تعالی کی فوقیت کا انکار کیا تو اس نے اللہ تعالی کے اسم "الظاہر" کے لوازم کا انکار کیا، تو جو صرف قدر و قیمت میں فوقیت رکھے اس کا ظاہر ہونا صحیح نہیں، جس طرح کہ یہ کہا جائے کہ سونا چاندی کے اوپر ہے، کیونکہ یہ فوقیت صرف ظہور کے ساتھ متعلق ہے، بلکہ یہ ہوسکتا ہے کہ جس پر فوقیت دی گئی ہے وہ فوقیت دیئے جانے والے سے زیادہ ظاہر ہو، اور نہ ہی یہ صحیح نہیں کہ صرف غلبے اور قہر میں ظاہر ہے اگرچہ اللہ سبحانہ و تعالی قہر و غلبے میں بھی ظاہر ہے تو اللہ سبحانہ و تعالی کے لئے ہر اعتبار سے علو مطلق ہے، علو ذات اور علو قدر اور علو قہر میں بھی۔

اور اللہ سبحانہ کا اسم "الباطن" نیچے ہونا کا متقاضی نہیں، کیونکہ سفول، نیچے ہونا یہ نقص ہے اور اللہ سبحانہ و تعالی نقائص سے پاک ہے، تو بیشک اللہ عزوجل علی اور اعلی ہے، اور وہ عالی ہونے کے علاوہ نہیں ہوسکتا۔

اور ظاہر کو باطن سے مربوط کیا گیا ہے، اور ظہور کا علو کے ساتھ مقارنہ ہوتا ہے تو جتنی بھی کوئی چیز اعلی اور بلند ہوگی وہ زیادہ ظاہر ہوگی، اور علو اور ظہور سے ایک اور معنی بھی متضمن ہے، تو اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ تجھ سے اوپر کوئی چیز نہیں، اور یہ نہیں فرمایا کہ تجھ سے ظاہر کوئی چیز نہیں، اس لئے کہ ظہور علو اور فوقیت کو متضمن ہے۔

اور اس معنی میں اللہ تعالی کا پورے عالم کا احاطہ کرنا اور اس کی عظمت کا ثبوت ہے اور اس کی عظمت کے سامنے ہر چیز ہیچ ہے، اللہ سبحانہ و تعالی کا اسم باطن اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ عزوجل ہر چھپی ہوئی اور راز کی باتوں اور باریک سے باریک اشیاء پر بھی مطلع ہے۔۔